خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 271 | ہفتہ 9 رجب-1416ھ' 2 فتح 1374ہش' 2-دسمبر 1995ء

دنیا کی حالت درد مند دل کو گھبرا دیتی ہے

دنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے جو ایک درد مند دل کو گھبرا دیتی ہے بعض لوگ کھلے طور پر طالب دنیا ہیں اور ان کی ساری کوششیں اور تگ و دو دنیا تک محدود ہے لیکن بعض لوگ ہیں تو اسی مردود دنیا کے طلبگار' مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں۔ جب اس چادر کو اٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبو موجود ہے۔ یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔ اکثر لوگ جب ان دینداروں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریئے ہو جاتے ہیں اس لئے کہ ان کے اعمال کو انکے اقوال کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل راہ اور گر خدا شناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے۔ اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے۔ جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی۔سے کچھ نہیں بنتا' بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہئے۔ جب طلب صادق ہو گی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 240)

معلمین وقف جدید کی کلاس

○ دفتر وقف جدید کے تحت مستقل معلمین کی کلاس جنوری 1996ء میں شروع ہو رہی ہے۔ ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف دفتر وقف جدید کو 31- دسمبر 1995ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم مع نقل سند۔ تاریخ بیعت۔ ناظرہ کلام الٰہی۔ عبادت باترجمہ۔

(ناظم ارشاد)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد خاں صاحب ظفر (دفتر نظارت امور عامہ) بلوچ ہاؤس دارالصدر شرقی عقب ہسپتال ربوہ مورخہ 26- نومبر 1995ء کو بوقت پانچ بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ آپ مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی بہو تھیں۔ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مورخہ 28- نومبر کو بعد ظہر بیت مبارک ربوہ میں جنازہ پڑھایا۔ آپ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور دعا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کرائی۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ بشریٰ داؤد صاحبہ بنت مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب ساکن جرمنی کا نکاح عزیز مکرم مظفر احمد صاحب ولد محمود احمد صاحب جرمنی قرار پایا ہے۔ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مبلغ دس ہزار مارک حق مہر پر مورخہ 95-11-21 بیت المبارک ربوہ میں نکاح کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

احساسات اور خیالات کی درستی کا ذریعہ کلام الٰہی ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ظاہری سامانوں کی فراوانی خوشی کا باعث نہیں ہوتی۔ دماغ کی پراگندگی دولت کو حقیر کر دیتی ہے۔ خیالات کی تکلیف ظاہری تکلیف سے بڑی ہوتی ہے۔ بچپن میں میں نے ایک ریڈر میں پڑھا تھا کہ ایک عورت کے بچے کو ایک جانور ایک پہاڑ کی بلند ترین چوٹی پر لے گیا۔ جب اس عورت کو معلوم ہوا تو وہ بے اختیار اس جانور کے تعاقب میں گئی اور اس چوٹی پر چڑھ گئی۔ بچہ کو حاصل کر لیا لیکن اب چوٹی سے اتر نہیں سکتی تھی۔ بمشکل اس کو اتارا گیا۔ وہ چوٹی جس پر لوگ عام حالات میں چڑھ نہیں سکتے تھے وہ عورت اس ممتا کی ماری چڑھ گئی۔ اس عورت کے دل میں جو اپنے بچے کی محبت تھی اس نے جو انگیخت کی وہ کمزوری پر غالب آگئی اور وہ اس پر چڑھ گئی۔ پس معلوم ہوا کہ اصلی اور اعلیٰ درجہ کی چیز جو سب چیزوں میں عمدہ ہے۔ وہ خیالات کی صفائی ہے۔ ظاہری غلامی سے کہیں بڑی اور خوفناک غلامی خیالات کی غلامی ہے۔ خیالات سے جو بے اطمینانی ہوتی ہے ان کے باعث بادشاہوں نے اپنی بادشاہیوں کو چھوڑ دیا اور حکومت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ بدھ نے بادشاہی اس لئے چھوڑی کہ وہ بادشاہی میں اطمینان قلب نہیں پاتا تھا۔ مسلمانوں میں بھی ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جنہوں نے حکومتوں کو خیالات کی بے اطمینانی کی خاطر چھوڑ دیا۔

احساسات کی صفائی اور خیالات کی درستی کا ذریعہ کلام الٰہی ہوتا ہے۔ انسان کے خیالات پاک نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی طرف سے مدد نہ آئے۔ جن لوگوں نے محض اپنی کوشش سے پاک ہونا چاہا وہ اندھیرے میں ٹھوکریں ہی کھاتے رہے۔ اور آخر جب معلوم ہوا تو یہ کہ وہ بیمار ہیں۔ ان لوگوں کو خاص باتوں کی دھن ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاک ہو رہے ہیں مگر وہ انجام کار نامراد ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک دھوکے میں پڑے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جو خیالات رائج کرتے ہیں۔ وہ نہ ان کے لئے باعث تسلی ہوتے ہیں نہ دوسروں کے لئے بلکہ آزادی کی بجائے انہوں نے اپنے آپ کو اور دوسروں کو قید کر دیا۔ ان کے ذریعہ نہ حقیقی راحت ملتی ہے نہ اطمینان مل سکتا ہے۔ اطمینان اسی کو ملا ہے جس کو خدا کی آواز آئی اور اس کو راستہ بتایا۔ وہی تسلی پانے والے ہیں جنہوں نے ان سے تعلق پیدا کیا۔ جن کو خدا کی آواز آئی۔ اور ان کے ذریعہ جو صفائی خیالات حاصل ہوتی ہے وہ عام حالات سے بہت ارفع و اعلیٰ اور بالا ہوتی ہے۔

(از خطبہ 20- اپریل 1923ء)

گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

2- فتح 1374 ھش 2 - دسمبر 1995ء

خدا کرے ہم پکڑے نہ جائیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گزر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا۔ دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہو گا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ پکڑا جائے گا۔"

اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے انفرادی زندگی کو بہتر بناتے ہوئے اس دنیا کو جنت ارضی بنانے کی جو راہ دکھائی ہے صرف اور صرف اسی پر چل کر ہم خود بھی بہتر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور دنیا کو بھی رہنے کے لئے ایک بہتر جگہ بنا سکتے ہیں۔ بدی سے نہ ہم خود اچھی زندگی بسر کر سکتے ہیں نہ دنیا بہتر بن سکتی ہے اور بدی کا نتیجہ یقیناً بھگتنا پڑتا ہے بعض اوقات انسان یہ سمجھتا ہے کہ نتیجہ بھگتنے کے دن تو بہت دیر سے آئیں گے اس لئے اب جو کچھ کرنا ہے کر لے لیکن حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ دن نزدیک ہے جس دن بدی سے پرہیز نہ کرنے والا پکڑا جائے گا۔ اور یہ دن ہر شخص کے لئے الگ الگ دن ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی ایک دن تمام ایسے لوگ جو بدی کے مرتکب ہوتے ہیں پکڑے جائیں گے۔ بلکہ ہر شخص کا دن اور ہر شخص کا وقت الگ الگ ہے۔ کسی کو ڈھیل مل جاتی ہے اور کوئی ایک لمحہ بھی بدی کے نتیجہ سے دور نہیں ہٹ سکتا پس ہم سب کو اپنی زندگی کے متعلق سوچنا چاہئے۔ اپنے متعلق غور کرنا چاہئے کہ ہمارے اعمال کیسے ہیں۔ ہمارے اعمال میں بدی کا عنصر تو شامل نہیں ہے۔ اگر شامل ہے خدانخواستہ تو ہمیں فوری طور پر راہ راست پر آجانا چاہئے۔ انسان کا خدا کے وجود سے منکر ہونا دو طرح پر ظاہر ہوتا ہے۔ ایک تو اس طرح کہ انسان واقعی خدا کے وجود ہی کو نہ مانے اور یہ کہنا شروع کر دے کہ خدا تو موجود ہی نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ خدا کو موجود تو مانے لیکن اس بات کا انکار کرے کہ وہ اس کی زندگی میں دخیل ہوتا ہے اسی کے ارشاد پر دنیا میں سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسی کی طرف جھکا رہے۔ اگر انسان ایسا نہیں کرتا تو وہ بھی خدا کے انکار ہی کے برابر ہے۔ بہرکیف اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے نیکیوں کی ترغیب دی ہے اور بدی سے پرہیز کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بدی کا مرتکب ہو کر کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس کا نتیجہ نکلے گا ہی نہیں یا دیر سے نکلے گا۔ نکلے گا اور ضرور نکلے گا۔ اور جلد تر نکلنے کا امکان ہے۔ پس ہمیں اپنی زندگیوں کو ٹٹولنا چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ کہیں بدی کا شائبہ تو موجود نہیں ہے اور اگر خدانخواستہ موجود ہو تو اسے بلا تاخیر دور کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

تاروں کو توڑ لاؤں یہ ممکن نہیں مگر
ذرّوں کو تابناک بنانے کا عزم ہے
تاریکیوں میں ڈوب گیا ہے مرا وطن
ہر سمت اِک چراغ جلانے کا عزم ہے

ابوالاقبال

مکرم چوہدری محمد علی صاحب لکھتے ہیں

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ شرمندہ ہوں۔ کہ (لندن) سے واپسی کے بعد آپ کی خدمت میں اب تک حاضر نہ ہو سکا۔

اب نیم ملاقات کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ محترمی و مخدومی عزیزم سید نعیم شاہ صاحب کے نام ایک خط کی نقل آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔ محترم شاہ صاحب میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ بعض بزرگوں نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ یہ خط الفضل میں چھپ جائے۔ تو اس بزرگ خاندان کے ان تین خوشبودار پھولوں کا نہ صرف ذکر خیر ہو جائے گا۔ بلکہ احباب اور بہنیں ان کے لئے دعا بھی کریں گے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ تینوں بھائی حضرت صاحب کے سگے ماموں زاد بھائی اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے سگے بھتیجے ہیں۔

پیارے برادرم عزیزم محترم

آج دو اکتوبر ہے۔ لگتا ہے۔ کہ "فلو" نے پیچھا چھوڑ دیا ہے۔ یا شاید پیچھا چھڑا لیا ہے۔ دل ہی دل میں پچھتا رہا ہو گا۔ کہتا ہو گا۔ کس ڈھیٹ سے پالا پڑا ہے۔

آپ کی محبت کی پیہم بارش نے ساری دیواریں گرا دیں۔ یہاں تک کہ مجھ بے سروسامان لنگڑے لولے کے لئے چھپنے کو جگہ بھی نہ رہی۔ البتہ "شوگر" کا گراف ہے۔ کہ گرنے پر آمادہ نظر نہیں آتا۔ حضرت صاحب نے اس نالائق اور حقیر غلام سے فرمایا تھا۔ کہ یہ کوئی شوگر وغیر نہیں ہے۔ سفر کے بعد اللہ نے چاہا تو صحت ہو جائے گی۔" (-) ایسا ضرور ہو گا۔ ہومیوپیتھک دوائی استعمال کر رہا ہوں۔

کاغذات کے انبار میں سے ایک پرانی نظم ملی ہے۔ جو عزیزان کلیم اور نسیم کی وفات پر لکھی گئی تھی۔ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ (اللہ دونوں کے درجات بلند فرمائے)

سیّد کلیم شاہ ہو کہ سیّد نسیم شاہ
اک دوسرے سے بڑھ کے تھے دونوں عظیم شاہ

دونو ہی خوش خرام تھے شیریں کلام تھے
دونو "نسیم" شاہ تھے دونو "کلیم" شاہ

دونو ہی خاکسار تھے دونو عظیم تھے
دونو ہی بادشاہ تھے دونو "گلیم" شاہ

دونو سے پیار تھا مجھے دونو عزیز تھے
یہ بھی بہت عزیز ہے یعنی نعیم شاہ

خوش فکر۔ خوش خیال ہے اور خوش کلام ہے
بے شک نعیم شہ ہے ذہین و فہیم شاہ

اللہ اپنے فضل سے صحت کے ساتھ اسے
عمر دراز دے کے بنا دے قدیم شاہ

بھُولے سے بھی بھلائی نہ جائے ہے ان کی یاد
تینوں کے تینوں دل میں ہیں میرے مقیم شاہ

محمد علی

بخدمت عزیزم محترم و مخدوم سید نعیم احمد شاہ

2-10-1995

خلافت لائبریری ربوہ

مولانا غلام باری سیف

حضرت کعبؓ بن مالک

حضرت کعبؓ بن مالک کے دادا کا نام عمرو بن قیس تھا کنیت ابو کعب والدہ کا نام لیلیٰ بنت زید بن ثعلبہ تھا۔ انصار کے خزرج قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ لہٰذا المدنی بھی کہلاتے تھے۔

عقبہ ثانیہ آپ ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہوں نے عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر بیعت کی تھی۔ اور اس پر بجا طور پر فخر کیا کرتے تھے۔ بدر کی جنگ میں شریک نہ تھے اور فرماتے تھے کہ عدم شرکت کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے سمجھا تھا کہ آنحضرت ﷺ قریش کے قافلے کی روک تھام کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں لیکن وہ تو خدا کی تقدیر تھی کہ قریش سے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ فرمایا کرتے تھے کہ عقبہ کا وہ تاریخی موقعہ ہے جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔

عقبہ ثانیہ کی وہ مبارک رات تھی جب مکہ کی ایک گھاٹی میں کفر کے زور کے ایام میں 70 فدائی رات کی تاریکی میں اکٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آئندہ مشکلات کا جائزہ لیتے ہوئے ہر حالت میں اسلام اور بانی اسلام حضور ﷺ سے وفاداری کا عہد باندھا تھا۔ اور اسلام کی خاطر تمام طاغوتی طاقتوں سے ٹکر لینے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے اور آپؐ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو حضرت کعب بن مالکؓ کی مواخات حضرت طلحہؓ سے قائم فرمائی۔ حضرت طلحہؓ ان دس بزرگوں میں سے ہیں جنہیں آنحضرت ﷺ نے اسی دنیا میں جنت کی بشارت دی تھی۔

ایک روایت میں حضرت زبیرؓ سے بھی مواخات کا ذکر آتا ہے۔ اور حضرت زبیرؓ کے مقام کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے انہیں "میرا حواری" کا خطاب دیا تھا۔ حضرت زبیر آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماء سے ان کی شادی ہوئی تھی گویا آنحضرت ﷺ کے ہم زلف بھی تھے۔ حضرت کعبؓ آنحضرت ﷺ کے شعراء میں سے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تین شاعر مشہور تھے۔

1۔ حضرت حسان بن ثابتؓ
2۔ عبداللہ بن رواحہؓ
3۔ کعب بن مالکؓ

حضرت کعب اپنے اشعار میں کفار کو ان کے بد انجام سے ڈراتے تھے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر اوس اور ثقیف کے قبیلہ سے مخاطب ہو کر آپ نے یہ شعر پڑھے ترجمہ۔ ہم نے تہامہ اور خیبر سے تمام بدلہ لے لیا۔ اور تلواروں کو میان میں کر لیا۔ تلواریں ہمیں بتلا رہی ہیں۔ اور اگر وہ بول سکتیں تو کہتیں کہ اب ان کی کاٹ **اوس اور ثقیف** ہیں

اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ یہ شعر سنے تو اوس نے کہا جلدی کرو اپنا بچاؤ کر لو۔ ورنہ ثقیف کی طرح ہم بھی نہ دھر لئے جائیں۔ ایک اور موقعہ پر انہوں نے یہ شعر کہا۔

ترجمہ سخینہ کا گمان ہے کہ اس کا معبود اسے غالب کرے گا بہتر ہے کہ وہ غالب ہونے والوں کے غالب خدا پر غلبہ حاصل کریں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے اس شعر سے خدا کو خوش کیا۔

احد کی جنگ میں حضرت کعب شریک ہوئے اور انہیں یہ فخر حاصل ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کی زرہ پہنی تھی۔ جو کہ تانبے کی بنی ہوئی تھی۔ (اسد الغابہ)

احد کے دن اس بہادری سے لڑے تھے کہ جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ ابن قمہ کی تلوار سے زخمی ہوئے تو سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کو پہچاننے والے کعبؓ ہی تھے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی آنکھیں خود کے نیچے چمکتی ہوئی دیکھیں تو زور سے پکارا اے مسلمانو تمہیں بشارت ہے رسول مقبول ﷺ یہ ہیں۔

یہ بھی عجیب تاریخی اتفاق ہے۔ حضرت کعبؓ پہلی جنگ یعنی جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے اور اس جنگ سے پیچھے رہنے کی وجہ وہ خود فرماتے ہیں کہ یہ صرف میری غفلت تھی لیکن جہاں اس تاریخی موقعہ سے آپ محروم رہے اور اپنی اس غلطی کی وجہ سے سزا پائی۔ وہاں اس سزا نے ان کے کردار کے ایسے عظیم الشان پہلو اجاگر کر دئے جنہوں نے انہیں تاریخ اسلام میں زندہ جاوید کر دیا۔

9 ہجری موسم گرما کا واقعہ ہے رجب کا مہینہ تھا۔ آنحضرت ﷺ کو اطلاع ملی کہ ہرقل نے رومیوں کا ایک لشکر جرار تیار کیا ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ دن شدید گرمی کے تھے۔ ملک میں خشک سالی تھی فصلیں پکی ہوئی تھیں۔ گھروں سے نکلنا بہت مشکل تھا۔ دور دراز کا سفر تھا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو صراحت سے بتا دیا کہ شام کی طرف سفر درپیش ہے۔ پوری تیاری کر لی جائے۔ آپؐ نے لشکر کی تیاری کے اخراجات کے لئے چندے کی اپیل بھی کی تھی۔ چنانچہ سب سے بڑھ کر حضرت عثمانؓ نے حصہ

باقی صفحہ 7 پر

مکرم ملک محمد عبداللہ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب باوجودیکہ حضرت امام جماعت الثانی کے بڑے صاحبزادے تھے طبیعت میں بہت سادگی پائی جاتی تھی۔ جب ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج کی تعمیر شروع ہوئی آپ اس کے پرنسپل تھے۔ آپ نے کالج کی تعمیر میں دن رات ایک کر دیا۔ ایک شام میں دارالضیافت میں حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب افسر دارالضیافت کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت میاں صاحب سائیکل پر بڑی تیزی کے ساتھ آئے اور آتے ہی محترم حکیم صاحب سے کھانا طلب کیا اور کہا کہ آج رات بھر کالج کی عمارت کا کام جاری رہے گا۔ کیوں کہ چھتوں پر لنٹل ڈالنا ہے۔ محترم حکیم صاحب نے کہا کہ سالن تو ختم ہے۔ دال موجود ہے۔ آپ ذرا انتظار کریں میں انڈے فرائی کروا دیتا ہوں مگر آپ نے فرمایا بس مجھے دال روٹی دے دیں۔ میں نے فوراً کالج جانا ہے۔ باہر ہی بیٹھ کر ایک روٹی دال کے ساتھ کھائی اور سائیکل پر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت حکیم صاحب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیاوی پیروں اور گدی نشینوں کے لڑکے سو سو نخرے کرتے ہیں اور ایک یہ ہمارے صاحبزادہ ہیں کہ کیسی سادگی سے باہر ہی بیٹھ کر روٹی کھائی ہے اور فوراً سائیکل پر عشاء کے وقت کالج کی نگرانی کے لئے واپس چلے گئے ہیں۔ وہاں رات بھر کام کی نگرانی کریں گے۔ کسی کالج کا کوئی پرنسپل اس طرح جان مار کر کام نہیں کرے گا۔ یہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی امتیازی شان ہے۔

اسی طرح کالج کے زمانے کا ایک واقعہ ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی شخصیت میں کچھ ایسی جاذبیت اور خصوصیت تھی کہ باہر سے آنے والے مہمان آپ سے بہت متاثر بلکہ معتقد ہو جاتے تھے۔ ایک دفعہ اٹلی سے اکنامکس کے ایک پروفیسر تشریف لائے۔ ہمارے ہاں قریباً ہر مضمون کی الگ سوسائٹی تھی اور باہر سے آنے والے مہمان کی مہمانداری اسی مضمون کی سوسائٹی کرتی تھی۔ کالج میں اکنامکس کے پروفیسر محترم ظفر احمد صاحب وینس تھے۔ لیکن ان کی سوسائٹی کا بجٹ ختم ہو چکا تھا۔ حضرت پرنسپل صاحب نے دریافت کیا کہ دیکھیں کس سوسائٹی کا بجٹ موجود ہے اس کی زیر نگرانی میٹنگ اور دوسرے اخراجات کرائے جائیں۔ پروفیسر ظفر احمد صاحب نے حضرت میاں صاحب کو بتلایا کہ دینیات کی سوسائٹی مجلس ارشاد کے پاس کافی فنڈ ہے۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن یہ شرط ہے کہ جو میٹنگ ہو گی اس کی صدارت بھی دینیات کے لیکچرار کریں گے۔ دینیات کے دو لیکچرار تھے ایک حضرت مولانا ابو العطاء صاحب اور دوسرے یہ خاکسار (ملک محمد عبداللہ) حضرت مولانا صاحب اس وقت کالج میں موجود نہیں تھے۔ اس لئے صدارت کی ذمہ داری مجھ پر آن پڑی۔ میں اس بات سے گھبرایا۔ کیوں کہ اٹلی سے آنے والے پروفیسر صاحب نے انگریزی زبان میں خطاب کرنا تھا اور دینیات کا لیکچرار انگریزی زبان کا اتنا ماہر نہیں تھا۔ بہر حال چوہدری حمید احمد صاحب جو انگریزی کے پروفیسر تھے اور میرے گہرے دوست تھے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ملک صاحب آپ یونہی گھبرا رہے ہیں مجھے معلوم ہے آپ کی انگریزی اچھی بھلی ہے اور آپ نے بحیثیت صدر کرنا ہی کیا ہے۔ ابتداء میں چند جملے انگریزی کے کہنے ہیں جن میں باہر کے معزز مہمان سے خطاب کرنے کی درخواست کرنی ہے اور آخر میں اس کا شکریہ ادا کر کے میٹنگ کو ختم کرنا ہے۔ انہوں نے کچھ ابتدائی اور اختتامی جملے مجھے بتلا دیئے اور اس طرح یہ میٹنگ عمدگی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ بات ہو رہی تھی حضرت میاں صاحب کی سادگی پسندی کی۔ تو جب یہ میٹنگ ہو رہی تھی اور کمرہ بالکل بھرا ہوا تھا آخری وقت میں حضرت پرنسپل صاحب بھی تشریف لائے۔ بعض طلباء نے آپ کے لئے جگہ خالی کرنا چاہی مگر آپ نے اشارہ کر کے ان کو ایسا کرنے سے روک دیا اور خود جلدی سے دو لائنوں کے درمیان رومال بچھا کر فرش پر ہی بیٹھ گئے اور میٹنگ ختم ہونے تک وہیں بیٹھے رہے۔ یہ آپ کی سادگی کا بڑا پیارا نمونہ تھا۔ دراصل آپ کی یہی وہ صفات تھیں جن کی وجہ سے باہر سے آنے والے مہمان اکثر ہمیں یہ کہتے تھے کہ آپ کے کالج کے پرنسپل صاحب نہایت ہی محبوب اور پسندیدہ شخصیت ہیں اور آپ کی طبیعت میں بہت سادگی اور شگفتگی پائی جاتی ہے۔

صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی تقریب شادی تھی۔ اس کے چند انتظامات خاکسار کے سپرد بھی تھے۔ ایک دن فجر کی عبادت کے معاً بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا ملازم آیا کہ آپ کو کوٹھی پر بلایا گیا ہے۔ میں فوراً وہاں پہنچا تو آپ کلام الٰہی کی تلاوت کر رہے تھے۔ مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ملازم کو میرے لئے چائے لانے کو کہا۔ تلاوت سے فارغ ہو کر آپ نے کہا کہ میاں انس کی شادی کے سلسلہ میں اس کے ولیمہ کے دعوتی کارڈ طبع کرانے ہیں اس کے لئے بیگم صاحبہ نے ایک خواب دیکھا ہے جس میں ان کارڈوں کی کیفیت بتائی گئی ہے۔ بیگم صاحبہ آپ کو یہ تفصیل بتلا دیتی ہیں آپ یہ سمجھ لیں اور

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان .... مولانا عبدالباسط شاہد

مکرم مولانا محمد منور صاحب

1968ء میں خاکسار کو تنزانیہ میں جماعتی خدمات کے لئے نامزد کیا گیا تو سب سے پہلے وہاں کی زبان "سواحیلی" سیکھنے کا مرحلہ تھا۔ حسن اتفاق سے ان دنوں مکرم مولانا محمد منور صاحب رخصت پر مرکز میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کی خدمت میں حاضری دی اور اس طرح ایک ایسے شخص سے تعارف حاصل ہوا جسے قدرت نے بہت سی غیر معمولی خوبیوں سے نوازا تھا۔

آپ کو اردو عربی کے علاوہ انگریزی۔ سواحیلی زبانوں پر اہل زبان کی طرح عبور تھا۔ ان زبانوں میں آپ نہایت عمدہ فصیح و بلیغ تقریر و تحریر کر سکتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ انہیں افریقہ کی بعض قبائلی زبانیں بھی بخوبی آتی تھیں ایک دفعہ دارالسلام تنزانیہ میں ہم ایک بس سٹاپ پر بس کے انتظار میں کھڑے تھے۔ وہاں پر موجود افریقنوں میں سے ایک کے ساتھ مکرم مولانا صاحب نے کسی اجنبی زبان میں گفتگو شروع کر دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کو 1948ء میں کینیا کے Jaluo علاقہ میں جماعتی خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی تھی وہاں آپ نے اس قبیلہ کی زبان سیکھی اور بیس سال سے زائد عرصہ کے بعد اس قبیلہ کے ایک فرد کو اس کی شکل اور خدوخال سے پہچان کر اس کی زبان میں بے تکلف گفتگو کی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ شخص اس غیر متوقع ملاقات سے بہت خوش ہوا اور بہت متاثر بھی۔

مکرم مولانا صاحب نے کسی کتاب کی مدد کے بغیر اپنی یادداشت سے اس طرح تدریجی طور پر سواحیلی زبان سکھائی کہ کسی کتاب کی مدد سے بھی اس طرح بآسانی قدم بہ قدم زبان سیکھنا ممکن نہ تھا۔ تنزانیہ میں قیام کے دوران بہترین سواحیلی جاننے والوں نے آپ کی زبان دانی اور مہارت کا اعتراف کیا۔ آپ کا ذخیرہ الفاظ گرائمر کا علم اور تلفظ عمدہ تھا۔ زبان دانی کے سلسلہ میں یہ عجیب بات بھی سامنے آئی کہ مکرم مولانا صاحب ہم سے بات کرتے ہوئے قادیان کے علاقہ کی پنجابی زبان اس طرح بولتے تھے کہ کبھی یہ شبہ بھی نہیں ہوتا تھا کہ آپ کی مادری زبان سرائیکی ہے مگر جب سرائیکی بولنے لگتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں یہی زبان آتی ہے اور وہ ہمیشہ اسی زبان میں باتیں کرتے رہے ہیں۔

زبان دانی کے سلسلہ میں یہ لطیفہ بھی قابل ذکر ہے کہ ایک دفعہ ہمارے بعض مربی صاحبان جنہیں مغربی افریقہ میں کام کرنے کا موقع حاصل ہوا تھا دفتر میں بیٹھے اپنی پرانی یادوں کو تازہ کر رہے تھے دوران گفتگو یہ بات بھی زیر بحث آئی کہ مغربی افریقہ کی زبانوں میں ہم میں سے کسی نے اس طرح مہارت حاصل نہیں کی جس طرح مشرقی افریقہ میں کام کرنے والوں نے وہاں کی زبان سیکھ لی ہے۔ باتوں باتوں میں کسی نے یہ بھی کہا کہ وہاں یہ یہ مشکل اور دقت تھی جس کی وجہ سے زبان سیکھنا مشکل تھا اور میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر مولانا منور صاحب بھی وہاں جاتے تو زبان نہ سیکھ پاتے۔ اتفاق سے اسی وقت مولانا صاحب تشریف لے آئے اور آخری بات خود اپنے کانوں سے سن لی اور مسکراتے ہوئے فرمانے لگے کہ دنیا کی کسی زبان کا نام لیں میں تیس دن میں اس میں بولنے کی قابلیت حاصل کر لوں گا کیونکہ میں زبان کتابوں سے نہیں بلکہ لوگوں سے سیکھا کرتا ہوں میں اس زبان کی ڈکشنری ساتھ لے کر ایسے علاقے میں چلا جاؤں گا جہاں وہ زبان بولی جاتی ہو اور تیس دن میں اس زبان پر حاوی ہو جاؤں گا۔

اس ضمن میں اور بہت سی باتیں یاد آ رہی ہیں مگر...... انہیں چھوڑتے ہوئے۔ ایک اور بہت نمایاں خوبی آپ کی محنت کی عادت تھی۔ جتنا عرصہ آپ مشرقی افریقہ میں رہے انگریزی اور سواحیلی پریس میں دین حق کی مدافعت اور دعوت و اشاعت میں مصروف رہے۔ بسا اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ کسی اخبار میں کوئی قابل اعتراض بات شائع ہوئی۔ مولوی صاحب نے فوراً اس کے جواب کے لئے ضروری حوالہ جات جمع کئے اور اس کا نہایت مکمل و مدلل جواب تیار کر کے پریس کو بھجوا کر پھر کسی اور کام کی طرف توجہ کی۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک ضخیم سواحیلی کتاب مارکیٹ میں آئی اس میں جابجا جماعت کا ذکر غیر مناسب اور غلط انداز میں کیا گیا تھا۔ مولوی صاحب نے بڑی کوشش سے نیروبی سے وہ کتاب منگوائی۔ آٹھ نو دن مسلسل اس کتاب کو پڑھتے رہے۔ اس پر نوٹ لکھے۔ مختلف مقامات کی عبارتوں پر نشانات لگائے۔ اس ساری محنت کے بعد آپ ٹائپ رائٹر لے کر بیٹھ گئے اور بارہ یا چودہ مفصل مضامین تیار کئے جو سال بھر ہمارے سواحیلی اخبار میں چھپتے رہے اور داد و تحسین حاصل کرتے رہے۔

مضمون لکھتے ہوئے ایک خاص بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ آپ نے کبھی کوئی مضمون 'رف' نہیں کیا تھا بلکہ فی البدیہہ ٹائپ کرتے اور چھپنے کے لئے بھجوا دیتے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ باقاعدہ ٹائپسٹ نہیں تھے تاہم خدمت کے میدان میں ٹائپ کرنے کی ضرورت پیش آئی تو اس میں بھی مہارت حاصل کر لی اور اچھی خاصی رفتار سے ٹائپ کر لیا کرتے تھے۔

ایک اور نمایاں خوبی آپ کی قوت حافظہ اور یادداشت تھی۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ قادیان میں حضرت امام جماعت الثانی کی مجلس عرفان میں باقاعدگی سے شامل ہوتے یہ مجلس بالعموم مغرب سے عشاء تک ہوتی تھی آپ اگلے دن علی الصبح محلے کے مرکز میں جمع ہونے والوں کو مجلس کی تمام کارروائی یا حضرت صاحب کے ارشادات اسی ترتیب سے سنا دیتے جس ترتیب سے حضرت صاحب نے بیان فرمائے ہوتے۔

خاکسار کو مرکز میں آپ سے سواحیلی زبان سیکھنے کا موقع ملا پھر تنزانیہ اور کینیا میں آپ کے ساتھ مل کر خدمت کی توفیق حاصل ہوئی آپ ایک بہت ہی سادہ طبیعت۔ مشفق و مہربان اور ہمدرد ساتھی تھے۔ ایک مثالی واقف زندگی اور عالم باعمل تھے آپ نے بعض خاندانی حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے اپنے بزرگوں کے اصرار پر دوسری شادی کی۔ عام طور پر ہمارے ہاں دو شادیوں کے تصور سے ہی لڑائی جھگڑا اور حسد و رقابت کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے مگر آپ کے ہاں کبھی بھی یہ بات دیکھنے میں نہ آئی۔ آپ کی دونوں بیویاں سگی بہنوں کی طرح مل کر رہتیں اور کبھی کوئی بدمزگی دیکھنے یا سننے میں نہ آئی۔ آپ اپنی علمیت۔ عبادت اور دعا کی قبولیت کے متعلق ذکر کرنے یا سننے کو پسند نہیں کرتے تھے تاہم ان کے ساتھ رہ کر ان کی خوبیوں کا پتہ چلتا تھا میں نے آپ کو ہمیشہ ایک عالم باعمل پایا۔ طبیعت میں لالچ نام کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ غربت و قناعت کی متوازن قابل رشک کیفیت تھی۔ اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے جب آپ نے سمجھا کہ اب میں پوری طرح خدمت کا حق بجا نہیں لا سکتا تو دوستوں اور ساتھیوں کے منع کرنے کے باوجود گوشہ نشین ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ آپ کو جو حق الخدمت ملتا تھا اس میں گزارا نہیں ہوتا تھا۔ آپ نے دفتر میں اپنی آمد اور خرچ کا اندازہ لکھ کر بھجوا دیا۔ یہ جاننے کی وجہ سے کہ مولوی صاحب نے اس بارے میں کوئی مبالغہ نہیں کیا ہوگا دفتر کی طرف سے آپ کو ہر ماہ کچھ زائد رقم ملنے لگی۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے دفتر کو لکھ دیا کہ اب میری ذمہ داریاں اور اخراجات پہلے سے کم ہو گئے ہیں لہٰذا اضافی رقم کی ضرورت نہیں ہے اور اس طرح از خود اضافی رقم حاصل کرنے سے انکار کر دیا۔

آپ کی شفقت و محبت کی بہت باتیں یاد آ رہی ہیں۔ ایک آخری بات کہہ کر اس عرضداشت کو ختم کرتا ہوں۔ مشرقی افریقہ سے جب آپ کا تبادلہ شرق الاوسط میں ہو گیا تو بوجہ اس قلبی تعلق کے جو آپ کو مشرقی افریقہ اور وہاں کے بہت مخلص اور پیار کرنے والے احمدی بھائیوں سے تھا آپ ہمیشہ مشرقی افریقہ کو پیار سے یاد کرتے رہے اور وہاں کے احباب بھی بہت ہی محبت اور عقیدت سے آپ کو یاد کرتے تھے۔ شرق الاوسط سے آپ نے خاکسار کے نام ایک خط میں لکھا کہ جب تک مشرقی افریقہ میں جمیل (مکرم جمیل الرحمان رفیق صاحب سیکرٹری حدیقتہ المبشرین) اور باسط کام کر رہے ہیں میں سمجھوں گا کہ میں ہی وہاں کام کر رہا ہوں۔ (یہ فقرہ مکرم شیخ روشن دین تنویر ایڈیٹر الفضل نے اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد الفضل سے قلبی تعلق کا اظہار کرنے کے لئے لکھا تھا کہ جب تک مسعود اور خورشید الفضل میں کام کرتے ہیں میں سمجھوں گا کہ میں بھی وہاں کام کر رہا ہوں۔ یاد رہے کہ مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی اور مکرم شیخ خورشید احمد صاحب آپ کے زمانہ میں نائب مدیر کی خدمات بجالاتے تھے۔)

یہ آپ کی محبت کا اظہار تھا۔ آپ سے جو تعلق 1968ء میں شاگردی اور استادی کا قائم ہوا تھا اسے آپ نے دوستی میں تبدیل کر دیا۔ جب بھی آپ سے ملاقات ہوتی ایک سکون اور اطمینان حاصل ہوتا۔ آخری ملاقات میں جب میں جلسہ میں شمولیت اور حضرت صاحب کی ملاقات کی سعادت حاصل کر کے واپس آیا تو بہت ہی کمزور معلوم ہو رہے تھے۔ ہسپتال میں ملاقات ہوئی۔ حضرت صاحب کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ میری بیوی اور بچوں کے متعلق پوچھا اپنی کمزوری کے متعلق بتایا کہ پچھلے دنوں کئی دفعہ چل چلاؤ کا وقت آتا رہا۔ لگتا ہے کہ آپ سے ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہوئی تھی۔ بولنے میں دقت ہو رہی تھی ان کے کہنے پر میں نے چند قطرے پانی پلایا۔ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمانے لگے آپ سے بہت باتیں کرنی تھیں مگر ہمت نہیں ہو رہی۔ آپ کی باتیں اور یادیں ہمیشہ تازہ رہیں گی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

کل ہی ایک عجیب اتفاق ہوا۔ جس پر مجھے حیرت بھی آئی۔ ایک دوست ملنے آئے اور انہوں نے ایک تحفہ دیا کہ فلاں دوست نے بھیجا ہے وہ ایک کپڑے کا تھان تھا اس کے ساتھ ایک خط تھا جس میں اس دوست نے لکھا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ آئے ہیں اور کہا ہے کہ قمیصوں کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے بازار سے لا دو۔ اس پر میں نے دریافت کیا کہ آپ صاف کپڑا پسند کرتے ہیں یا دھاری دار آپ نے اس کا کوئی جواب لفظوں میں تو نہیں دیا۔ لیکن میرے دل پر یہ اثر ہوا کہ دھاری دار آپ کو پسند نہیں اور اس خواب کو پورا کرنے کے لئے میں یہ کپڑا بھیجتا ہوں۔ میں نے وہ تھان لا کر گھر میں دیا۔ کہ کسی نے بھیجا ہے اور اس سے قمیضیں بنوائی جائیں۔ انہوں نے اسے لے کر کہا کہ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) چار سال کے عرصہ میں آپ نے قمیضوں کے لئے کپڑا نہیں بھیجا تھا۔ اور آپ کی پہلی قمیضیں ہی سنبھال کر اب تک کام چلایا جا رہا تھا۔ یا ایک دو قمیضوں کے کپڑے اس سے جو کوئی تحفہ کے طور پر دے جاتا تھا۔ اب یہ مشکل دور ہوئی تو خود میں نے کپڑوں میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد

ہمارا خاندان

میرے نانا حضرت سید رمضان شاہ صاحب جلد ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے رفیقوں میں شامل ہو گئے۔

میرے والد محترم حضرت سید سردار احمد شاہ صاحب حضرت سید رمضان شاہ صاحب کے سگے بھتیجے تھے۔ آپ بھی 1901ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کا شرف حاصل کرکے رفیقوں میں شامل ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر قریباً پندرہ سال کی تھی۔

والد صاحب کے ماموں محترم میاں محمد صاحب اوورسیر میو سکول آف آرٹس جن کے ہاں لاہور میں ان کی پرورش ہوئی تھی بعد میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ لاہور دہلی دروازہ کی بیت فضل کا نقشہ آپ ہی کا تیار کردہ تھا۔ اور اس کی تعمیر بھی آپ کی نگرانی میں ہوئی۔ والد صاحب کے ماموں زاد بھائی یعنی میرے چچا میاں ولایت محمد زرعی کالج فیصل آباد میں ہیڈ ڈرافٹسمین تھے۔ فیصل آباد کی بیت فضل آپ ہی کے تیار کردہ نقشہ کے مطابق بنی ہے۔ بلکہ اس کی تعمیر بھی آپ ہی کی مکمل نگرانی میں ہوئی۔ میری چچی صاحبہ (ان کی بیگم صاحبہ) نے مجھے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ لندن کی بیت فضل کا نقشہ بھی ان ہی کا تیار کردہ منظور ہوا تھا۔ جس کے مطابق وہ عمارت بنی تھی۔ میاں ولایت محمد میرے سسر بھی تھے۔

میرے ماموں سید ولایت شاہ صاحب نے کئی سال آنریری طور پر سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی۔ آپ کا ایک ہی بیٹا تھا سید محمد امین شاہ آپ کے کہنے پر اس نے بھی زندگی وقف کردی۔ اور 1945ء سے 1965ء (وفات تک) تک کٹھووالی گوجرہ میں بطور معلم متعین رہے۔ خاکسار والد صاحب کا بیٹوں میں سب سے چھوٹا ہے۔

جب میں سکول اور کالج میں پڑھتا تھا۔ تو والد صاحب نے کہا۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر وہ مجھے تیسرا بیٹا دے گا۔ تو اسے سلسلہ احمدیہ کی ضرورت کے لئے وقف کر دیا جائے گا۔ جب بھی بزرگوارم والد صاحب حضرت امام جماعت الثانی کو جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں مجھے ساتھ لے جاکر ملاقات کرتے تھے۔ تو عرض کرتے تھے کہ انہوں نے مجھے وقف کر رکھا ہے۔

چنانچہ بی۔ ایس سی کرنے کے بعد میں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور پھر ایم۔ ایس سی کرنے کے بعد حضرت صاحب نے مجھے تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرار کیمسٹری مقرر کر دیا اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ 23 دسمبر 1955ء

ہماری تاریخ

The TRUTH 23-12-1955

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

دی ٹروتھ کے 23۔ دسمبر 1955ء کے شمارے میں صفحہ اول پر محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد سابق امام بیت الفضل لندن کی رحلت کی خبر شائع کی گئی ہے خبر کا متین درج ذیل ہے۔

یہ نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ بیت الفضل لندن کے سابق امام اور موجودوقت میں حضرت امام جماعت کے سیکرٹری برائے امور خارجہ 7۔ دسمبر 1955ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 62 سال تھی۔ درد صاحب نے دعوت الی اللہ کا کام انگلستان میں آٹھ سال تک بطور انچارج اور امام بیت الفضل سرانجام دیا۔ آپ سب سے پہلے 1924ء میں انگلستان گئے اور آپ نے وہاں چند سالوں کے لئے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ جس کے بعد قادیان جو اس وقت جماعت کا مرکز تھا واپس تشریف لے گئے۔ 1933ء میں آپ کو دوبارہ انگلستان میں بطور مربی انچارج بھیجا گیا۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ آپ ہی کے وقت میں بیت الفضل لندن کی تعمیر ہوئی۔ آپ ادبی حلقوں میں لندن میں خاصے معروف تھے۔ انگلستان سے واپسی پر آپ نے ایک لمبے عرصے تک حضرت امام جماعت کے پرائیویٹ سیکرٹری کا فریضہ سرانجام دیا۔ مذہبی امور کے علاوہ آپ نے سیاست میں بھی بہت اہم کردار ادا کیا ایک وقت میں آپ اس کمیٹی کے سیکرٹری تھے جو کشمیر کی آزادی کے سلسلے میں تشکیل دی گئی تھی۔ آپ ہی نے مسٹر جناح (قائداعظم محمد علی جناح) جن کے ذریعے پاکستان کا قیام عمل میں آیا کو انگلستان میں قیام کے دوران اس بات پر مائل کیا کہ وہ اپنے وطن جاکر ملک کی قیادت کریں۔ اس مشورے پر جو جناح صاحب کو دیا گیا تھا انہوں نے یعنی مسٹر جناح نے کہا کہ مجھے بہت اچھی طرح اس بات کی طرف امام صاحب نے مائل کیا تھا کہ میرے لئے اس سے گریز کا کوئی امکان نہ رہا۔

آپ ایک بہت اچھے مصنف بھی تھے اور اردو اور انگریزی میں آپ کی کئی کتابیں شائع شدہ ہیں۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے اور بچپن ہی سے آپ کی تربیت مذہبی ماحول میں ہوئی تھی آپ نے ساری عمر اپنے آپ کو دین حق کی دعوت الی اللہ میں مصروف رکھا۔

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

لاہور جاکر لائن پریس سے اس کے مطابق کارڈ طبع کرالائیں۔ اسی اثناء میں حضرت بیگم صاحبہ بھی تشریف لے آئیں اور انہوں نے پس پردہ ایک کاغذ جس پر دعوتی کارڈ کا نقشہ بنا ہوا تھا مجھے دیا اس پر ایک تیر کی شکل اور چند درثمین کے اشعار تھے۔ میں یہ نقشہ لے کر لاہور گیا اور لائن پریس کے مالک شیخ عبدالرشید صاحب جو حضرت میاں صاحب کے خوب واقف تھے ان سے ملا اور دعوتی کارڈ کا نقشہ انہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ بہت خوب کارڈ ہے اسی وقت پریس کے آرٹسٹ کو بلا کر وہ کاغذ اسے دیا کہ اس کے مطابق خوبصورت کارڈ کا ڈیزائن تیار کردے۔

دوسرے دن اس کارڈ کا نمونہ طبع کرکے انہوں نے مجھے دیا کہ اب کیا حکم ہے۔ اسے حضرت میاں صاحب کو دکھلانا ہے یا طبع کردیں۔ میں نے کہا کہ حضرت میاں صاحب اور بیگم صاحبہ کو دکھلانا تو ضروری ہے۔ اس کے لئے ربوہ فون کرکے پتہ کرلیتے ہیں۔ یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میں ایک ضروری کام کے لئے پریس سے باہر نکلا تو ہسپتال روڈ پر حضرت میاں صاحب مع بیگم صاحبہ اپنی کار سے باہر نکل کر پریس کی جانب تشریف لا رہے تھے۔ مجھے اس حسن اتفاق پر بڑا تعجب ہوا اور خوشی بھی ہوئی۔ بہرحال میں نے انہیں طبع شدہ کارڈ دکھلایا جسے دیکھ کر آپ اور بیگم صاحبہ بہت خوش ہوئے کہ دعوتی کارڈ ان کی خواہش کے مطابق تیار ہوا ہے۔

محترم شیخ عبدالرشید صاحب سے بھی آپ کی ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے چائے کے لئے اصرار کیا مگر حضرت میاں صاحب نے فرمایا ہمیں بہت جلدی ہے ربوہ جاکر شادی کے انتظامات کرنے ہیں اور پھر مسکراتے ہوئے شیخ صاحب سے فرمایا کہ آپ اپنا کارڈ یہیں رکھ لیں اور دعوت ولیمہ میں ضرور شامل ہوں چنانچہ آپ اس شادی پر ربوہ تشریف لائے۔

1962ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تالیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو گورنمنٹ نے ضبط قرار دے دیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو گورنمنٹ کی اس کارروائی سے بہت صدمہ ہوا اور آپ بے حد پریشان ہوئے۔ آپ نے اس حکم کے خلاف بہت کوشش کی جس کے نتیجہ میں گورنمنٹ نے یہ پابندی ختم کردی۔ اس پابندی کے ختم ہونے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا پروگرام بنایا۔

یہ 1963ء کی بات ہے آپ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے۔ میں بھی ان دنوں آپ کے ماتحت کالج میں پڑھاتا تھا۔ آپ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب کی یہ تالیف ایک لاکھ سے زائد تعداد میں طبع کرواکر اس کی اشاعت کی جائے۔ آپ لاہور جائیں اور مختلف پریسوں سے طباعت کے نرخ معلوم کرکے آئیں۔ اس کی طباعت بلاک میں ہوگی۔ چنانچہ میں دوسرے دن لاہور گیا اور مختلف پریسوں کے طباعت کے ریٹ نیز بلاک بنانے کا خرچ اور کاغذ کا نرخ معلوم کرکے شام کو واپس آگیا۔ دوسرے دن آپ کے دفتر میں ساری معلومات آپ کو بتلا دیں۔ آپ نے فرمایا کہ لائن پریس کے مالک شیخ عبدالرشید صاحب کو ملے تھے ان کا نرخ کیا ہے۔ ملکی تقسیم کے بعد جب تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تھا تو کالج میں جو طباعت کا کام ہوتا تھا وہ شیخ صاحب ہی کرایا کرتے تھے اور اس طرح حضرت صاحبزادہ صاحب سے ان کے مراسم تھے۔ میں نے عرض کیا کہ ان کا نرخ دوسرے پریسوں سے ایک روپیہ فی ہزار زائد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی انہیں فون پر بلائیں۔ میں نے فون پر ان سے رابطہ قائم کرکے فون حضرت صاحبزادہ صاحب کو دیا۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ بات کو بڑے لطیف پیرایہ میں کیا کرتے تھے۔ آپ نے فون پر شیخ صاحب کو کہا کہ شیخ صاحب یہ ملک عبداللہ میرے پاس کھڑے ہیں اور آپ کی بہت شکایت کرتے ہیں آپ کا طباعت کا نرخ دوسرے پریس والوں کی نسبت زیادہ ہے۔ میں پاس ہی کھڑا تھا آواز مجھے بھی سنائی دے رہی تھی۔ شیخ صاحب نے کہا کہ حضرت آپ ملک صاحب کو کتاب دے کر بھیج دیں۔ آپ کا کام پہلے کی طرح ہر طرح تسلی بخش ہوگا۔ باقی رہی نرخ کی بات نہ میں نے آپ سے پہلے کبھی اس بارہ میں بات کی ہے اور نہ اب ہوگی کام ہو جانے کے بعد جو آپ دیں گے تبرک سمجھ کر لے لوں گا۔

خاکسار دوسرے دن یہ کتاب لے کر لاہور پہنچ گیا۔ محترم شیخ صاحب نے فوری طور پر اس کے بلاک بنوائے اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ایک لاکھ دس ہزار کی طباعت دنوں میں ختم کرادی اور اس طرح یہ تالیف بلاک کی خوبصورت طباعت میں شائع ہوئی۔

(یہ مضمون ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے لیا گیا ہے۔)

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"میرا خیال ہے کہ الہامی کتابوں میں جب کوئی ایسی مثال ہو جو ادبی نہ ہو۔ بلکہ اس میں کسی باریک مضمون کی طرف اشارہ ہو تو اس کی حقیقت معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ اپنی عقل سے کام لینے کی بجائے ہم تعبیر رویاء کے علم سے مدد لیں کیونکہ خواب بھی ایک تمثیلی زبان ہے اور ضروری ہے کہ دونوں قسم کی تمثیلیں جن کا منبع ایک ہے آپس میں مشابہت رکھتی ہوں۔

عشرہ وقف جدید

جماعتیں جائزہ لیں کہ جماعت کے جملہ افراد چند وقف جدید میں شامل ہیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کی پی ایل او کو وارننگ

اسرائیل کے وزیراعظم شمعون پیریز نے خبردار کیا ہے کہ اگر فلسطینی تنظیم آزادی اپنے چارٹر میں سے وہ شقیں نکالنے میں ناکام رہی جس میں اسرائیل کی تباہی کی بات کی گئی ہے' تو امن کا موجودہ عمل رک جائے گا۔ اسرائیل کے پارلیمانی اہلکاروں نے بتایا ہے کہ یہ بات بالکل واضح ہو جانی چاہئے کہ اگر ان شقوں کو کالعدم نہ قرار دیا گیا تو امن کی یہ ساری گاڑی ایک موڑ پر آکر ٹھہر جائے گی۔ اسرائیلی وزیراعظم نے پارلیمنٹ کی خارجہ اور دفاعی امور کی کمیٹی سے بات چیت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ یاسر عرفات کی فلسطینی اتھارٹی خود مختاری کے معاہدے کی شرائط کی پابندی کرے اور یہ متنازعہ دفعات فلسطینی چارٹر سے نکال دے۔ انہوں نے کہا کہ 20۔ جنوری 1996ء کو فلسطینی سیلف رول (خود مختاری) کونسل کے انتخابات کے بعد ان شقوں کو ختم کر دیا جائے۔

اسرائیل کے نئے وزیراعظم نے متنبہ کیا کہ اگر فلسطینی نیشنل کونسل (پی این سی) نے اپنے چارٹر سے ان دفعات کو نہ نکالا تو پھر یہ وہ وقت ہو گا کہ اس نو منتخب کونسل کو ختم کر دیا جائے۔

مسٹر پیریز نے مسٹر رابن کی وفات کے بعد وزیراعظم کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اس کمیٹی سے پہلی دفعہ خطاب کیا۔ مسٹر پیریز کے پاس وزارت عظمیٰ کے علاوہ وزارت دفاع کا بھی قلمدان ہے۔ یاد رہے کہ سابق اسرائیلی وزیراعظم مسٹر رابین کو ایک جنونی یہودی نے 4۔ نومبر کو فائر کر کے ہلاک کر دیا تھا۔

ستمبر 1993ء میں جو امن سمجھوتہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان طے پایا اس پر دستخط کرنے سے قبل مسٹر یاسر عرفات کے ایک بار ایک خط میں ان شقوں کو ختم کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ لیکن چارٹر کے قواعد و ضوابط کے مطابق فلسطینی نیشنل کونسل کے ارکان کی دو تہائی اکثریت کا اتفاق اس ترمیم کے لئے ضروری ہے۔ یا دوسری صورت میں فلسطینی جلاوطن پارلیمنٹ کی دو تہائی اکثریت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی شق کو نکال دے یا کوئی نئی شق اپنے چارٹر میں شامل کر لے۔

ooo

مصر کے پارلیمانی انتخابات

مصر کے پارلیمانی انتخابات میں اقتصادیات کی پرائیویٹائزیشن' انسانی حقوق کے مسائل' اور دہشت گردی وہ موضوعات ہیں جنہوں نے نمایاں اہمیت اختیار کر رکھی ہے۔

حکمران نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی اور مسلم برادرہڈ نے اقتصادیات کے موضوعات پر قریباً یکساں پالیساں اختیار کر رکھی ہیں۔

برادرہڈ کا کہنا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو ترقی دی جائے اور ذاتی ملکیت کو اہمیت دے کر اندرونی و بیرونی تجارت میں حکومت کی دخل اندازی کو ختم کر دیا جائے۔

برادرہڈ کی یہ پالیسی حکمران پارٹی کی اقتصادی پالیسیوں سے ہم آہنگ ہے جن کا کہنا ہے کہ پرائیویٹائزیشن کو درجہ بدرجہ ترقی دی جائے تاکہ بڑھتی ہوئی قیمتوں پر قابو پایا جاسکے اور سماجی بے چینی کو دور کرنے کا راستہ نکالا جاسکے۔

لبرل وفد پارٹی جو کہ مرحوم مصر کے صدر جمال عبدالناصر کے سوشلزم کی پرانی حریف ہے اس کہنا ہے کہ سارے سرکاری سیکٹر کو فروخت کر دیا جائے اور اس کی ابتداء ان سرکاری کمپنیوں سے کیا جائے جو نقصان میں جا رہی ہیں۔

ناصرسٹ پارٹی پرائیویٹائزیشن کی مخالف ہے اور حکومتی سیکٹر کو ترقی دینا چاہتی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ پبلک سیکٹر کی مضبوطی 1952ء کے انقلاب کا اہم پھل ہے اور اس سلسلے کو ختم نہیں ہونا چاہئے۔

مارکسسٹ پارٹی جو کسی وقت پرائیویٹائزیشن کی شدید مخالف تھی اس کے لہجے میں نرمی آچکی ہے اور وہ وقت کی اس ضرورت کو قبول کرنے کو تیار ہے بشرطیکہ دولت کی منصفانہ تقسیم کا اصول اپنایا جائے۔

زیادہ سے زیادہ ووٹروں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے سبھی اپوزیشن پارٹیاں موجودہ مفت تعلیم' کم لاگت کے مکانوں کی سکیموں اور تنخواہوں میں افراط زر کے تناسب سے اضافے کی حامی ہیں۔

ان پارٹیوں کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ سیکیورٹی فورسز کے ہاتھوں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرائی جائیں ہنگامی حالت کے قوانین کو معطل کیا جائے' یاد رہے کہ ہنگامی حالت کا نفاذ 1981ء سے جاری ہے جس کے تحت کسی بھی شخص کو نامعلوم عرصے کے لئے قید رکھا جا سکتا ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں پریس پر عائد کردہ پابندیوں کی بھی شدت سے مخالف ہیں۔

حکمران پارٹی کا کہنا ہے کہ وہ انسانی حقوق اور پریس کی آزادی کا احترام کرتی ہے لیکن ہنگامی حالت کے قوانین جاری رہنے کی حمایت کرتی ہے۔ اس پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ قوانین صرف منشیات کا کاروبار کرنے والوں اور دہشت گردوں کے خلاف استعمال کئے جاتے ہیں۔

اسرائیل کے ساتھ امن کے موضوع کو سرکاری اور اپوزیشن پارٹیوں نے قریباً قریباً تسلیم کیا ہوا ہے۔ تاہم اسلامی بنیاد پرستی کے موضوع پر اپوزیشن منقسم ہے۔ مسلم برادرہڈ کا کہنا ہے کہ اسلامی عناصر کو آزادی دی جائے کہ وہ اپنی بات امن و سکون سے کر سکیں۔

ooo

چیچنیا کا روسی فوج سے تصادم

چیچنیا کا مسئلہ روس نے بظاہر حل کر لیا ہے۔ مگر درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ روس نے گروزنی اور دیگر بڑے شہروں سے باغی مسلمانوں کو نکال دیا ہے مگر اب بھی کئی علاقے باغیوں کے کنٹرول میں ہیں۔ روس سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوج نے چیچنین باغی مسلمانوں کے مراکز پر شدید بمباری کی ہے جس سے 5۔ افراد ہلاک اور 13 زخمی ہو گئے ہیں۔

روسی فوجوں نے یہ بھی بتایا کہ چیچنین باغیوں نے بھی ان پر جوابی گولہ باری کی اور 26 گولے پھینکے۔ لیکن روسیوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے نتیجے میں صرف دو فوجیوں کو معمولی زخم آئے ہیں۔

روسی فوجوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے باغیوں کو گروزنی سے 40 کلو میٹر دور جنوب مغرب کی طرف دھکیل دیا ہے اور ان کے دو فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا یہ دو ہلاک شدہ گان ان پانچ میں شامل ہیں یا نہیں' جن کے بارے میں روسی فوج نے ہلاکت کا دعویٰ کیا تھا۔

چیچنیا اور روس کے درمیان جون میں جنگ بندی ہونے کے بعد امن مذاکرات شروع ہوئے۔ دونوں طرف سے جنگ بندی کی خلاف ورزیاں بھی معمول کی بات تھی۔ لیکن اکتوبر میں یہ مذاکرات اس وقت رک گئے جب ماسکو کے ایک چوٹی کے فوجی افسر اناطولی رومانوف گروزنی میں ایک کار بم دھماکے میں شدید زخمی ہو گئے۔

دریں اثناء چار روسی فوجی جنگی قیدیوں کا ایک باغی علیحدگی پسند فوجی کے ساتھ تبادلہ عمل میں آیا۔

ooo

لیبیا کے جلاوطن اپوزیشن لیڈر کا قتل

لندن میں مقیم لیبیا کے ایک جلاوطن اپوزیشن لیڈر کو ایک قصاب کی دکان پر چھرا مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ سکاٹ لینڈ یارڈ نے کہا ہے کہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا یہ ایک سیاسی قتل ہے یا نہیں۔

پولیس کا کہنا ہے کہ ہم سیاسی قتل کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ابھی کوئی رائے قائم کئے بغیر تفتیش کر رہے ہیں۔ تاہم ابھی تک اس قتل کے سیاسی ہونے کے بارے میں کوئی شہادت سامنے نہیں آئی۔

برطانیہ اور لیبیا میں سفارتی تعلقات موجود نہیں ہیں اس لئے ایک مشترکہ ذریعے کی وساطت سے لیبیا کی حکومت نے درخواست کی ہے کہ اس کو بھی اس تفتیش میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے۔

مسٹر ابو زیاد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ لیبیا کے صدر معمر القذافی کا سرگرم سیاسی دشمن تھا۔ اس کو لیبیا میں 1973ء میں پونے دو سال کے لگ بھگ عرصہ جیل میں گذارنا پڑا۔ دو سال قبل وہ لیبیا کو چھوڑ کر لندن آگیا تھا۔

1981ء میں اس نے لیبیا کی ایک اپوزیشن تنظیم نیشنل فرنٹ فار سالویشن آف لیبیا کی تشکیل میں مدد کی تھی۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ وہ تیونس کی حمایت سے تیار کئے گئے ایک ایسے منصوبے میں بھی شامل تھا جس کا مقصد لیبیا کے صدر معمر القذافی کو قتل کرنا تھا۔

ooo

اسرائیل کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی

فلسطینی مسلم اسلامک جہاد گروپ کے نئے سربراہ رمضان عبداللہ صالح نے کہا ہے کہ اسرائیلی ٹھکانوں اور آبادیوں پر حملے جاری رکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہودیوں پر اس لئے حملے نہیں کرتے کہ وہ یہودی ہیں بلکہ ہمارے حملوں کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ہماری زمینوں پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔

26۔ اکتوبر کو اسلامک جہاد کے سابق سربراہ فتحی شقاقی کے مالٹا کے جزیرے میں اسرائیلیوں کے ہاتھوں قتل کے بعد مسٹر رمضان عبداللہ اس تنظیم کے نئے سربراہ مقرر ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہماری فوجی سرگرمی اسرائیلی قبضے کا نتیجہ ہے۔ اور جب تک یہ قبضہ جاری ہے ہماری جدوجہد بھی جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ٹارگٹ بڑی ہوشیاری سے چنتے ہیں۔ عموماً یہ اسرائیلی فوج کے مقامات اور فلسطین کے اندر واقع اسرائیلی بستیاں ہوتی ہیں۔

تاہم انہوں نے کہا کہ ہمارا جہاد (مقدس جنگ) صرف فوجی نہیں ہے۔ ہم کوئی مسلح گینگ نہیں ہیں ہم ایک اسلامی منصوبے کے پرچارک ہیں۔

جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ اسرائیل کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ ہم اپنے علاقے واپس لینا چاہتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ فلسطینی خود مختاری کے علاقے میں 20۔ جنوری کو جو انتخابات ہو رہے ہیں ہم نے ان کا اس لئے بائیکاٹ کیا ہے کیونکہ یہ فلسطینیوں کو تقسیم کرنے کی سازش ہے۔

انہوں نے کہا کہ بات چیت کے لئے ہماری شرط صرف ایک لفظ میں پوشیدہ ہے۔ وہ ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

فلسطین- ہم ہر اس شخص سے ملنے کو تیار ہیں جو فلسطین کی ساری زمین کو آزاد کرنے کے لئے کام کر رہا ہو۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا علاقہ امن کی طرف نہیں جا رہا بلکہ یہ اسرائیلی امن میں غرق ہو رہا ہے جو ایک اور زیادہ تباہ کن جنگ کے بیج بو رہا ہے۔ انہوں نے خود مختاری کے سمجھوتے کو تسلیم کرنے سے انکار کا اعادہ کیا۔

مسٹر صالح نے تسلیم کیا کہ جہاد گروپ اور دیگر اسلامی قوتوں میں قریبی رابطہ ہے۔ خصوصاً ایران نواز حزب اللہ جو جنوبی لبنان میں اسرائیل کے خلاف جنگی کارروائیاں کرتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا اسلامی مزاحمتی تحریک حماس اور ایران سے بھی رابطہ قائم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایران ہمارے شہداء کی فیمیلیز کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد فراہم کرتا ہے انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ جہاد گروپ دمشق میں قائم ہے۔

○○○

آپ کا خط ملا

مکرم غلام قادر سعید صاحب غانا (مغربی افریقہ) سے لکھتے ہیں۔

-گذارش ہے کہ جناب نے الفضل مورخہ 12- ستمبر 1995ء میں "میرا کالم" میں ایک خود دار اور محنت کش ساتویں جماعت کے طالب علم کے بارے میں لکھا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا نہایت ہی خاص فضل ہے کہ ہماری پیاری جماعت احمدیہ میں ایسی مثالیں عام ملیں گی، بلکہ زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی ہمارے بھائیوں کو ایک ممتاز اور قابل تقلید حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ بہر حال گذارش ہے کہ خاکسار اس طالب علم کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ اگر جناب ازراہ کرم اس بچے کا ماہانہ تعلیمی اخراجات کا اندازہ بتادیں تو خاکسار نہایت مشکور ہو گا۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ماہانہ اخراجات کم از کم اور درمیانے گذارہ کے لئے دونوں اندازے لکھ دیں تو خاکسار کو آسانی ہو گی۔ یہ حالات پر منحصر ہو گا کہ خاکسار سال دو سال یا آئندہ کتنے عرصہ کے لئے ذمہ داری قبول کر سکتا ہے۔

خاکسار یہاں غانا میں احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر (Essaryir) میں بطور بائیولوجی ٹیچر فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ گذارش ہے کہ خاکسار کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ خاکسار کو صبر و ہمت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے اور خاکسار کی تدریسی اور دعوت الی اللہ کی کاوشوں میں برکت عطا فرمائے اور نہایت شیریں پھل عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم مبشر احمد خاں دارالصدر ربوہ کی والدہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر علیل ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ سیدہ فہمیدہ بیگم صاحبہ لاہور عرصہ دو ماہ سے فرحان ہسپتال کرشن نگر لاہور میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم ملک محمد سلیم صاحب مربی ضلع ملتان کی اہلیہ زبیدہ پروین صاحبہ بلڈ پریشر کے باعث بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری نصیر احمد کاہلوں صاحب آف قادر آباد ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب 17- نومبر 1995ء کو ظہر کی عبادت ادا کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی عمر 83 سال تھی۔ اگلے روز ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے B.B.A (آنرز) پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ وہ طلبہ جنہوں نے انٹرمیڈیٹ (آرٹس سائنس کامرس) کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ ہو گا۔ داخلہ فارم و نمونہ ٹیسٹ وغیرہ اس پتہ پر 250 روپے ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

کیمپس آفس- ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز ناظم آباد نمبر 3 کراچی 74600 فون نمبر 661600۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 دسمبر 95ء مقرر ہے۔

مزید معلومات کے لئے روزنامہ "Dawn" 24- اکتوبر 95ء ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 5

احمدیہ جماعت نائیجیریا حضرت امام جماعت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے جن کا ایک بہت اچھا کارکن جدا ہو گیا ہے۔ اور محترم حضرت [illegible] صاحب کے تمام خاندان کے افراد سے بھی تعزیت کرتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب و جوار میں جگہ عطا فرمائے۔

تحریک جدید کے وعدہ جات

○ تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے درج ذیل ارشادات کی روشنی میں کم از کم معیار کی بجائے زیادہ سے زیادہ معیار پر حاصل کئے جائیں۔

"اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور اس تیزی سے مطالبے آ رہے ہیں کہ اگر ہمارے موجودہ وسائل اسی طرح رہیں تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔ ایک U.S.S.R (روس) کا میدان ہی اتنا وسیع ہے اور وہاں کی ضروریات اتنی زیادہ ہیں کہ اگر جماعت اپنے تمام موجودہ وسائل کو بھی U.S.S.R کے لئے وقف کر دے تب بھی وہ ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔"

(خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 91-7-6 بمقام ٹورنٹو کینیڈا)

فرمایا

"بے انتہاء کام کی ضرورت ہے بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے بے حد واقفین کی ضرورت ہے بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے اور ہم جب اپنے اوپر نظر کرتے ہیں تو بہت ہی کمزور اور حقیر اور بے بس اپنے آپ کو پاتے ہیں۔ یورپ کے دورہ میں ان خیالات میں مگن ہوتے ہوئے میں سوچتا رہا اور میری فکر بڑھتی گئی۔............ دعا کی طرف اور زیادہ اور بھی زیادہ مائل کرتی رہی .... لیکن ساتھ ہی میں نے بڑے غم اور دکھ کے ساتھ یہ بھی محسوس کیا کہ جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے مقابل پر ہونا چاہئے۔"

فہرست ہائے وعدہ جات میں غیر معیاری قربانیاں دیکھ کر حضرت صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا

پھر ان لوگوں کی فہرستوں کا مطالعہ کیا جو چندہ دیتے ہیں۔ ایک حصہ ان میں ایسا پایا جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن مقابل پر بہت تھوڑا پیش کرتے ہیں وہ پیش نہیں کرتے جس سے ان کو محبت ہے۔ وہ پیش کرتے ہیں جو وہ زائد از ضرورت سمجھ کر پھینک سکتے ہیں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 3

لیا۔ اسی موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔ اے اللہ عثمان سے راضی ہو جا میں بھی اس سے راضی ہوں۔

اس موقع پر سات صحابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس دور دراز سفر کے لئے کوئی سواری نہیں ہمیں سواری عنایت فرمائیں اور جب آنحضرت ﷺ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو روتے ہوئے واپس ہوئے کہ کیا ہم اس تاریخی سعادت سے محروم رہ جائیں گے۔ کلام الٰہی اس واقعہ کو یوں بیان فرماتا ہے۔ اسی موقعہ پر منافقین نے کہا تھا کہ اتنی سخت گرمی ہے لوگو اس گرمی میں باہر نہ نکلو۔ کلام الٰہی میں اس کا ذکر ان آیات میں آیا ہے۔

منافقوں نے کہا گرمی میں جہاد کے لئے نہ جاؤ۔ کہہ دے کہ جہنم کی گرمی زیادہ ہے۔ اے کاش وہ سمجھیں۔

اس موقعہ پر حضرت ابو خیثمہ کہیں باہر سفر پر گئے ہوئے تھے۔ واپس آئے تو پتہ چلا کہ آنحضرت ﷺ سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کی دو بیویاں تھیں انہوں نے آپ کی آمد پر جھونپڑیوں کو صاف کیا پانی وغیرہ چھڑک کر ٹھنڈا کیا۔ کھانا وغیرہ تیار کیا۔ انہوں نے یہ اہتمام دیکھا تو فرمایا۔ آنحضرت ﷺ دھوپ آندھی اور گرمی میں ہوں اور ابو خیثمہ ٹھنڈے سائے تیار کھانے اور خوبصورت عورت کے ساتھ گھر میں مقیم ہو یہ انصاف نہیں۔ خدا کی قسم میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا میں تو رسول کریم ﷺ کو جا کر ملتا ہوں۔ چنانچہ آپ آنحضرت ﷺ کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے دور سے غبار اٹھتا دیکھا تو فرمایا۔ خدا کرے ابو خیثمہ ہو۔

اس جنگ کا واقعہ ہے کہ حضرت ابو ذرؓ کی سواری تھک گئی اور آپ بہت پیچھے رہ گئے۔ بالآخر سواری کو وہیں چھوڑا اور ابو ذر غفاریؓ اپنی پشت پر سامان لاد کر پیدل چل پڑے۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ دور اکیلا آدمی پیدل چلا آ رہا ہے۔ فرمایا خدا کرے یہ ابو ذر ہوں۔

اس موقعہ پر لشکر کا راشن ختم ہو گیا تو تمام کھجوریں ایک جگہ جمع کر دیں۔ اور سب کو راشن مساوی تقسیم کر دیا جاتا۔ اس موقعہ کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ ایک کھجور فی کس ملتی تھی۔ کسی نے پوچھا ایک کھجور سے تمہارا کیا بنتا تھا۔ جواب دیا اس کھجور کی قدر کا بھی اس وقت پتہ چلا جب کہ صرف گٹھلی چوس کر ہم پانی پی لیتے تھے۔

اس موقعہ پر یہ نوبت بھی آئی کہ پانی کی کمی کی وجہ سے سواریوں کو ذبح کر کے ان کی اوجھڑیوں میں سے نچوڑ کر پانی پیا۔ (ابن سعد)

اس موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں محمد بن مسلم انصاری کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ بعض نے اسباع بن عرفطہ کا نام بھی لیا ہے۔ ابن سعد نے اول الذکر کو زیادہ درست قرار دیا ہے۔

حضرت علی بن طالبؓ نے اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے اپنا جانشین مقرر فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف اقتدار کے بھوکے علاقائی لیڈر ہیں انہوں نے کہا کہ مڈ ٹرم الیکشن ہوں گے نہ صدارتی نظام آئے گا۔ ہمیں عوام نے اقتدار دیا ہے کسی کے کندھے پر بندوق چلا کر نہ علی بابا چالیس چور کی طرح اقتدار میں آئے۔ ہم "جیالے" ہیں "پیارے" نہیں بن سکتے ہیں۔ اب سازشوں کا دور گزر گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا تحریکیں جمہوری جماعتیں چلایا کرتی ہیں۔ آمر کی گود میں پلنے والے نہیں۔ قومی حکومت کی تشکیل کی تمام باتیں بے بنیاد ہیں۔ اپوزیشن اس سلسلہ میں کوئی تجویز پیش کرے تو بات کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں انہوں نے پیپلز پارٹی کے یوم تاسیس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر اسلام کو غلط رنگ دے رہی ہیں۔ بے نظیر کی سوچ غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہے اور وہ دراصل ایک سازشی عورت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایم۔ کیو۔ ایم سے کوئی خفیہ معاہدہ نہیں ہوا۔ آئندہ انتخابات میں کراچی اور حیدر آباد سمیت ملک بھر میں ہر نشست پر مسلم لیگ کے امیدوار کھڑے کئے جائیں گے۔

○ موجودہ حکومت کے دو سال مکمل ہونے کے بعد وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کابینہ میں توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امکان ہے کہ کابینہ میں شامل ارکان 2۔ دسمبر کو ایوان صدر میں حلف اٹھائیں گے۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ اجمل دہلوی نے ان مختلف سیاسی رہنماؤں کے اس خیال کی تائید کی ہے کہ کراچی میں امن کے لئے فوج کو ثالثی کا کردار ادا کرنا چاہئے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا ہے کہ یہ ایم کیو ایم کا مطالبہ نہیں ہے۔ لیکن ایسی کوئی تجویز آئی تو ایم کیو ایم کی قیادت اس پر غور کر سکتی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ چونکہ سرکاری ٹیم کے پاس اختیارات نہیں ہیں اس لئے مستقبل قریب میں مذاکرات کے شروع ہونے کے امکانات نہیں ہیں۔

○ قائم مقام امریکی سفیر جان ہولزمان نے کہا ہے کہ پاکستان میں کرپشن کے الزام سے بین الاقوامی سرمایہ کاری متاثر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ دنیا میں پاکستان کا کرپشن میں تیسرا نمبر ہونے کی رپورٹ کہاں تک درست ہے لیکن حکومت اور اپوزیشن لیڈر کرپشن کو اہم مسئلہ سمجھتے ہیں۔

○ ملک میں غیر اعلانیہ مالیاتی ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے اور وزارت خزانہ نے تنخواہوں اور گیس پانی بجلی اور ٹیلی فون کے بلوں کے سوا ہر طرح کی ادائیگیوں پر پابندی عائد کرتے ہوئے جاری اور ترقیاتی اخراجات منجمد کر دئے ہیں۔ خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کی گرانٹس بھی منجمد کر دی گئی ہیں۔ صرف ایوان صدر، وزیر اعظم ہاؤس اور سیکرٹریٹ ان پابندیوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔

○ وفاقی حکومت نے ملک میں نہری نظام کی نجکاری کے لئے سیل بنا دیا ہے۔ اس کو آئینی تحفظ فراہم کرنے کے لئے صدارتی آرڈی ننس کے مسودے کی تیاری بھی شروع کر دی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام چلانے کے لئے ساڑھے تین ارب خسارہ برداشت کر رہی ہے۔ صوبائی محکمہ انہار کی جگہ 43 ایریا واٹر بورڈ قائم کئے جائیں گے نہری نظام کی خود مختار اداروں کو منتقلی کی نگرانی ورلڈ بینک کے ماہرین کریں گے۔

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں فائرنگ اور تشدد اور مقابلوں میں ایم کیو ایم کے یونٹ انچارج سمیت 5 افراد ہلاک ہو گئے۔ ایم کیو ایم کے سابق کونسلر اور نعیم پیلا کے ساتھیوں سمیت 5۔ افراد جدید اسلحہ سمیت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف کی درخواستوں پر فیصلہ محفوظ کر لیا۔ جو کہ آئندہ ہفتہ کو سنایا جائے گا۔ وکیل صفائی کی طرف سے فیصلے تک عبوری ضمانت منظور کرنے کی درخواست پر بھی فیصلہ محفوظ کر لیا گیا۔

○ پانچ مسلح نوجوانوں نے اندھا دھند فائرنگ کرکے گوجرہ کے پیپلز پارٹی کے رکن صوبائی اسمبلی چوہدری احسان الحق گوجر کے قریبی عزیز کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔

○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں غیر معیاری اور دور رہائش گاہوں کے ایک سیکنڈل کا انکشاف ہوا ہے۔

○ پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن پنجاب کے صدر نے کہا ہے کہ محکمہ خوراک کی جانب سے گندم کی خریداری کے ٹنڈرز میں تاخیر کی وجہ سے راولپنڈی اسلام آباد گوجرانوالہ اور لاہور میں گندم کے گودام خالی ہو رہے ہیں۔ اس طرح آٹے کی قلت کا خدشہ ہے۔

○ شاہ پور صدر کے قریب ٹریفک حادثہ میں 8۔ افراد ہلاک اور 20۔ شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ویگن سرگودھا سے جا رہی تھی۔ کہ سیلابی پل پر خوشاب سے آنے والی کوسٹر سے ٹکرا گئی۔ ویگن کے پرخچے اڑ گئے اور ڈرائیور سمیت دیگر افراد موقع پر ہلاک ہو گئے۔

○ تحریک منہاج القرآن کے سرپرست طاہر القادری نے کہا ہے کہ دس بارہ مولویوں کو پھانسی دے دی جائے تو فرقہ واریت ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا فرقہ واریت پھیلانے کی سزا موت ہونی چاہئے۔ یہ دہشت گردی کو جنم دیتی ہے۔

○ سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے کہا ہے کہ اسلامی ملکوں میں بنیاد پرستوں کو فیصلہ کن سیاسی قوت نہ بننے دیا جائے۔ انہوں نے کہا امریکہ اور بھارت کا مفاد اسی میں ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ بھارت پاکستان کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ کشمیر کے مسئلہ پر امریکہ کسی ممکنہ جنگ سے لاتعلق رہے گا۔

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ بھارت افغانستان ہتھیار بھیج رہا ہے۔ صرف کابل میں تین سال کے دوران 25 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ امریکہ کے سابق صدر جارج بش نے کہا ہے کہ پاکستان کو 368 ملین ڈالر کے مجوزہ ہارڈ ویئر کی فروخت سے جنوبی ایشاء کی سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔

○ پاکستانی فوج کا ایک اور دستہ بوسنیا سے واپس پاکستان پہنچ گیا ہے۔ یہ دستہ بوسنیا میں اقوام متحدہ کی امن فوج کے ساتھ اپنا دورانیہ پورا کرکے واپس آیا ہے۔

○ مصر میں اسلامی تنظیموں کے رہنماؤں اور کارکنوں کی بڑی تعداد میں گرفتاریوں کے دوران بدھ کے روز عام انتخابات ہوئے۔ اخوان المسلمین اور اسلامک لیبر پارٹی کے 522 امیدواروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کو پاکستانی مندوب نے بتایا ہے کہ بھارتی فوجی کشمیری عورتوں اور بچوں کو بالخصوص نشانہ بنا رہے ہیں۔ بھارتی حکومت نے اپنے فوجیوں کو ظلم کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

○ ملی یکجہتی کونسل کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے دینی تعلیم کے لئے غیر ملکی طلبہ کو ویزے دینے پر پابندی لگا دی ہے۔ جبکہ بھارت دینی مدارس میں تعلیم کے لئے ویزے جاری کر رہا ہے۔

○ سینٹ میں قائد حزب اختلاف سینیٹر راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ آئندہ چند ماہ کے دوران حکومت اور اپوزیشن میں شدید محاذ آرائی ہوگی۔ اور مارشل کا نفاذ خارج از امکان نہیں ہے۔

خوشخبری
ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈ شیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی ہفوک اور پروپون ریٹ پر 35۔ دار الفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں۔ شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے
اقصیٰ ٹریڈرز فون 211995

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خرید نے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دار البرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر 10/2-I اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

ہر بیماری قابل علاج ہے ... اصولوں کی پابندی ... ہمدردانہ مشورہ
کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ
فون 04524-212434